بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ
عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

فون نمبر ۹ ۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم اتوار

خطبہ نمبر ۲۴

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۲۵/۶۰ | ۱۷ جمادی الاول ۱۳۹۱ھ ، ۱۱ وفا ۱۳۵۰ ہش ، ۱۱ جولائی ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۵۹

مجلسِ نصرت جہاں کے پروگرام "آگے بڑھو" کے تحت

سیرالیون میں ایک اور احمدیہ ہیلتھ سنٹر کا پُروقار و پُرشکوہ افتتاح

بواجےبو میں قائم ہونے والے اس ہیلتھ سنٹر کا افتتاح سیرالیون کے وزیرِ صحت نے فرمایا

افتتاحی تقریب میں متعدد پیراماؤنٹ چیفس، اعلیٰ سرکاری حکام اور دیگر سربرآوردہ حضرات کی شرکت

فری ٹاؤن (سیرالیون) سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ۳ جولائی کو بواجےبو کے مقام پر احمدیہ نصرت جہاں کلینک کا باضابطہ افتتاح عمل میں آیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ۵ جون کو جورو کے مقام سیرالیون کے پہلے احمدیہ سنٹر کا افتتاح عمل میں آیا تھا۔ (ملاحظہ ہو الفضل ۱۳ جون ۱۹۷۱ء) اس کے قریباً ایک ماہ بعد سیرالیون کے ایک اور شہر "بواجےبو" میں بھی احمدیہ ہیلتھ سنٹر کے افتتاح کی اطلاع بہت خوشکن ہے اور اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں پر دلالت کرتی ہے یاد رہے بواجےبو کے اس احمدیہ ہیلتھ سنٹر نے یوں تو ۶ جون سے ہی طبی خدمات بجا لانے کا کام شروع کر دیا تھا لیکن اس کا باضابطہ افتتاح ۳ جولائی کو عمل میں آیا۔

۳ جولائی کو بواجےبو کے احمدیہ نصرت جہاں کلینک کا افتتاح ایک پُروقار و پُرشکوہ تقریب میں سیرالیون کے وزیر صحت آنریبل سی، پی فورے نے فرمایا۔ تقریب میں صدارت کے فرائض مشرقی صوبہ کے ریذیڈنٹ منسٹر صاحب نے انجام دئے اور دعا مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ انچارج و امیر جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون نے کرائی۔

اس پُروقار و پُرشکوہ افتتاحی تقریب میں دو وزراء کے علاوہ وزارت صحت کے سیکرٹری دو ممبران پارلیمنٹ، چھ پیراماؤنٹ چیفس، پانچ سپیکرز، بیس سیکشن چیفس، ڈاکٹر، اعلیٰ سرکاری حکام، مبلغین اسلام نیز علاقہ کے دیگر معززین نے شرکت فرمائی۔ علاوہ ازیں اس موقع پر ہزاروں کی تعداد میں احمدی احباب اور دوسرے دوست تشریف لائے ہوئے تھے۔ جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کے پریذیڈنٹ چیف گامانگا صاحب نے استقبالیہ ایڈریس پیش کرتے ہوئے وزیر صحت اور دیگر مہمانوں کو پُرخلوص طور پر خوش آمدید کہا اور مغربی افریقہ کے متعدد ممالک میں ہیلتھ سنٹرز اور سکولوں کے قیام پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں نہایت درجہ ادب و احترام اور محبت کے جذبات سے مملوء ہو کر خراجِ عقیدت پیش کیا اور بہت ہی مؤثر انداز میں جذباتِ تشکر کا اظہار فرمایا۔

وزیر صحت آنریبل سی۔ پی فورے نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے احمدیہ مشن کی خدمات کو سراہا اور بہت زوردار الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا آپ نے فرمایا ملک میں تعلیم کو زیادہ سے زیادہ فروغ دینے کے سلسلہ میں احمدیہ مشن نے جو قابلِ قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ خود ایک معلم و مدرس کی حیثیت سے میں ان میں بہت دلچسپی لیتا رہا ہوں۔ اور اب وزیر صحت کی حیثیت سے یہ امر میرے لئے ازحد خوشی کا موجب ہے اور میں اس پر ممنونیت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جماعت احمدیہ نے اپنی بے لوث خدمات کے دائرہ کو صحت اور طب سے متعلق قومی پروگرام کے خاطر خواہ نفاذ تک ممتد کر دیا ہے۔ یہ ایک اور بیّن ثبوت ہے اس بات کا کہ یہ جماعت دوسروں کے لئے خدمت کے جذبہ سے سرشار ہے۔ میری وزارت (یعنی وزارتِ صحت) نے آپ لوگوں کی مساعی کی ہر ممکن رنگ میں تائید و حمایت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

بواجےبو کے احمدیہ نصرت جہاں کلینک کے انچارج مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب چوہدری نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے علاقہ بھر کے عوام کو یقین دلایا کہ وہ پُرخلوص طور پر ان کی خدمت کرنے میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔

حاضرین نے وزیر صحت موصوف اور ڈاکٹر صاحب ہر دو کی تقاریر کے اختتام پر نعرہ ہائے تحسین بلند کر کے بہت خوشی کا اظہار کیا۔

ریڈیو اور اخبارات نے اس تقریب کو خاص اہمیت دی چنانچہ اس بارہ میں تفصیلی خبریں نشر اور شائع ہوئیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل کا پرچہ خود خرید کر پڑھے (مینیجر)

۱۹۷۱ء

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ وفا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۱۰ وفا کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ

"آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ"

احباب حضور کی صحت و عافیت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ کے ساتھ تا دیر سلامت رکھے آمین

ربوہ ۱۰ وفا۔ کل مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے تحت محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی طرف سے پوری کوشش اور جدوجہد کریں اور ہر قسم کے تکبر سے بچتے ہوئے عاجزانہ راہوں کو اختیار کریں۔ خطبہ کے آخر میں آپ نے بطور یاد دہانی حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک کا ذکر فرمایا جس میں آپ نے ملک کے استحکام اور سلامتی جماعت کی حفاظت اور اپنی صحت کے لئے احباب جماعت کو خاص طور پر دعا کی تحریک فرمائی ہے احباب کو چاہیئے کہ التزام اور توجہ کے ساتھ یہ دعائیں کرتے رہیں۔

مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ مغربی جرمنی مورخہ ۱۷ جون ۱۹۷۱ء کو سالہا سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ آپ بذریعہ کار لاہور سے ۱۱ بجے دوپہر ربوہ پہنچے دفتر وکالتِ تبشیر میں احباب نے آپ کا استقبال کیا اور ہار پہنائے اللہ تعالیٰ آپ کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین۔

(نائب وکیل التبشیر)

چوہدری مختار احمد صاحب آف گوکھووال ضلع لائلپور کا پہلے مثانہ کا آپریشن ہوا تھا جو کامیاب ثابت نہ ہوا اب ۸ جولائی ۱۹۷۱ء کو لائلپور میں ان کا دوبارہ آپریشن ہوا ہے جس کے متعلق ڈاکٹروں نے تسلی کا اظہار کیا ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپریشن کامیاب ثابت ہو اور مولا کریم انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(منور احمد۔ ربوہ)

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کو پھر کسی کسی وقت بخار ہونے لگا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۱ وفا ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علومِ جدیدہ کے زہر کا سب سے کارگر تریاق

جیسا کہ قبل ازیں واضح کیا جا چکا ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدمت دین کی نیت سے علوم جدیدہ میں بھی دسترس حاصل کرنے کی تلقین فرمائی ہے لیکن آپ نے ان علوم کی تحصیل کو بعض شرائط کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ ان میں سے پہلی شرط یہ ہے کہ طفولیت میں ہی بچے کی اسلامی ماحول میں تعلیم و تربیت کا خصوصی اہتمام کیا جائے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ پہلے اسے دینی علوم پڑھائے جائیں اور جب وہ اسلام کی حقیقت اور اس کے نور سے اچھی طرح آگاہ ہو جائے تو پھر علوم جدیدہ پڑھنے کا آغاز کیا جائے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ ان علوم کی تحصیل کی غرض سے بچے کو عیسائیوں اور آریوں یا دیگر مذاہب کے پیرو ولں کے قائم کردہ سکولوں میں داخل نہ کرایا جائے بلکہ خود مسلمانوں کے قائم کردہ سکولوں میں اسے تعلیم دلوائی جائے جن میں ساتھ کے ساتھ دینیات وغیرہ کی تعلیم کا بھی انتظام ہو۔ یہ سب شرائط اور پابندیاں حضور علیہ السلام نے اس لئے عائد فرمائی ہیں کہ علوم جدیدہ کے زہر کا (جو لادینیت اور دہریت کی شکل میں ظاہر ہو کر اندر ہی اندر اثر کرتا رہتا ہے) ساتھ کے ساتھ تریاق مہیا ہوتا رہے لیکن اس ضمن میں حضور نے صرف ان پابندیوں پر ہی اکتفا نہیں فرمایا ہے بلکہ ایک اور اہم پابندی بھی عائد کی ہے جسے ہم علوم جدیدہ کا سب سے کارگر تریاق کہہ سکتے ہیں۔

وہ پابندی یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ جب بچہ ضروری دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد خود مسلمانوں ہی کے قائم کردہ سکولوں اور کالجوں میں علوم جدیدہ سیکھنے کا آغاز کرے تو اسے ایسے پاک و مطہر اور اہل دل لوگوں کی صحبت سے مستفیض ہونے کے مواقع مہیا کئے جائیں جو آسمانی نور اپنے اندر رکھتے ہوں تاکہ مذکورہ بالا احتیاطوں کے باوجود اگر علوم جدیدہ کا کوئی مخفی زہر اس پر اثر کرنے لگے تو ایسے صاحبانِ بصیرت کی تریاقی صحبت کے زیر اثر اس کا خود بخود ازالہ ہوتا رہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے جہاں علوم جدیدہ حاصل کرنے کی تلقین فرمائی وہاں ساتھ ہی آسمانی نور اپنے اندر رکھنے والوں کی صحبت سے مستفیض ہونے سے لاپرواہی برتنے کے بُرے نتائج سے بھی خبردار فرمایا چنانچہ فرمایا:۔

"لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطور انتباہ میں بیان کر دیتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم ہی میں یک طرفہ پڑ گئے اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہل دل اور اہل ذکر کے پاس بیٹھنے کا ان کو موقع نہ ملا اور وہ خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے اور اسلام سے دُور جا پڑے اور بجائے اس کے اُن علوم کو اسلام کے تابع کرتے الٹا اسلام کو ان علوم کے ماتحت کرنے کی بے سود کوشش کر کے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفل بن گئے مگر یاد رکھو یہ کام وہی کر سکتا ہے یعنی یہ دینی خدمت وہی بجا لا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۶۹)

نیز اسی ضمن میں حضور علیہ السلام نے مزید فرمایا:۔

"بہت سے لوگ قومی لیڈر کہلا کر بھی اس امر کو نہیں سمجھ سکے کہ علوم جدیدہ کی تحصیل تب ہی مفید ہو سکتی ہے جب محض دینی خدمت کی نیت سے ہو اور کسی اہل دل آسمانی عقل اپنے اندر رکھنے والے مردِ خدا کی صحبت سے فائدہ اٹھایا جائے"

حضور علیہ السلام کے ان ارشادات سے یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ علوم جدیدہ کے زہر سے محفوظ رہنے کے لئے صرف اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ بچپن میں پہلے دینی علوم پڑھائے جائیں اور جب ان علوم سے اچھی طرح واقفیت ہو جائے تو پھر دینی مدارس میں ہی علوم جدیدہ سکھانے کا انتظام کیا جائے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ امر لازمی اور ضروری ہے کہ کسی اہل دل آسمانی عقل اپنے اندر رکھنے والے مردِ خدا کی صحبت سے فائدہ اٹھایا جائے تاکہ علوم جدیدہ کے مخفی زہر کے لئے ساتھ کے ساتھ تریاق مہیا ہوتا رہے۔

پھر کسی اہل دل آسمانی عقل اپنے اندر رکھنے والے مردِ خدا کی تریاقی صحبت سے مستفیض ہونا اس لئے بھی ضروری ہے کہ علومِ جدیدہ کی تحصیل میں مشغول ہونے والے اُس مردِ خدا سے اکتسابِ فیض کے ذریعہ خود بھی

(باقی صفحہ پر)

حضرت جبریل امین کا جنگ بدر میں اپنے گھوڑے سمیت نزول

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا جِبْرِیْلُ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ عَلَیْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ:

(بخاری مصری جلد ۳ صفحہ ۶)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے دن فرمایا یہ دیکھو جبریل اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے مسلح ہو کر آ رہے ہیں۔

تشریح:۔ جنگ بدر عہد نبوی کا وہ اوّلین غزوہ اور مشہور یادگاری معرکہ ہے جو ۱۷ رمضان ۲ھ مطابق ۱۴ مارچ ۶۲۳ء کو ہوا۔ اور جو مدینہ کی اسلامی سلطنت کے زبردست استحکام اور رؤسائے قریش کی عبرتناک تباہی و بربادی کا موجب بنا۔ حالانکہ اس لڑائی میں مشرکین مکہ کے ایک ہزار سپاہی شامل ہوئے جن میں سے اکثر زرہ پوش تھے اور جو سامان حرب نیزہ و تلوار اور تیر کمان سے پوری طرح مسلح تھے۔ ان کی فوج میں ایک سو گھوڑے تھے۔ دوسری طرف اسلامی لشکر کی تعداد ۳۱۳ تھی

پوری اسلامی فوج میں صرف دو گھوڑے تھے اور انہی پر مسلمان باری باری سوار ہوتے تھے حتیٰ کہ ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء و سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کو اللہ تعالیٰ نے "قُمْ" کا آسمانی خطاب بخشا تھا (یعنی اے گھوڑے کے پاس کھڑے ہونے والے کہ حکم ملتے ہی اس پر سوار ہو جائے) اس وقت ابھی آپ کے لئے بھی کوئی الگ سواری نہ تھی اور آپ کو بھی دوسروں کے ساتھ ساتھ باری باری گھوڑے پر چڑھنا اور اترنا پڑتا تھا۔ یہ تھے وہ حالات جن میں خدائی فرشتوں کی فوج کے کمانڈر یعنی حضرت جبریل امین کا اپنے گھوڑے سمیت نزول ہوا جس کو آنحضرت نے بھی اپنی کشفی اور نورانی آنکھ سے مشاہدہ فرمایا۔ اس خدائی امداد (DIVINE AID) کا یہ کرشمہ ہوا کہ چند گھنٹوں کے اندر اندر جنگ فیصلہ کن صورت میں ختم ہو گئی۔ خدا کے عاجز، نہتے اور بیکس مگر پیارے بندے جیت گئے اور کفر کو شکست فاش ہوئی اور یسعیاہ نبی کی پیشگوئی کے مطابق قیدار (قریش) کی ساری حشمت خاک میں مل گئی۔

اس واقعہ سے ضمناً یہ امر مستنبط ہو سکتا ہے کہ "فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا" کے مطابق حضرت جبریل علیہ السلام نہ صرف آسمانی وحی کے شعبہ کے ہیڈ ہیں بلکہ میدان جہاد میں لڑنے والے گھوڑوں کو بے پناہ قوت و طاقت دینے کا انصرام و اہتمام بھی جناب الٰہی کی طرف سے آپ ہی کے سپرد ہے۔ حضرت مہدی معہود علیہ السلام ظاہری نظام کے پیچھے فرشتوں کے روحانی نظام کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"قادر مطلق نے دنیا کے حوادث کو صرف اسی ظاہری سلسلہ تک محصور اور محدود نہیں کیا۔ بلکہ ایک باطنی سلسلہ ساتھ ساتھ جاری ہے ... عارف لوگ جانتے ہیں کہ ان کے (ظاہری اور طبعی) اسباب کے نیچے اور اسباب بھی ہیں جو مدبّر بالارادہ ہیں جن کا دوسرے لفظوں میں نام ملائک ہے۔ وہ جس چیز سے تعلق رکھتے ہیں اس کے تمام کاروبار کو انجام تک پہنچاتے ہیں اور اپنے کاموں میں اکثر ان روحانی اغراض کو مدنظر رکھتے ہیں جو مولا کریم نے ان کو سپرد کی ہیں"

(آئینہ کمالات اسلام حاشیہ صفحہ ۱۲۵)

حضور نے دنیائے اسلام کو یہ عظیم خوشخبری بھی دی ہے کہ چودھویں صدی کا یہ زمانہ بھی جنگ بدر کے زمانہ سے مشابہت رکھتا ہے جس میں مسلمانوں کو ان کی زبوں حالی اور پامالی کے باوصف بے مثال نصرت ربانی نصیب ہونے والی ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"آج وہی بدر والا معاملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس طرح ایک جماعت تیار کر رہا ہے ... اسلام پر ذلت کا دن آ چکا ہے۔ مگر اب خدا نے چاہا ہے کہ اس کی نصرت کرے ... اللہ تعالیٰ نے اس مبارک زمانہ میں چاہا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو۔ اب کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۹۱-۱۹۲)

(دوست محمد شاہد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خُطبہ جُمعہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے قیام اور بنی نوع انسان کو دُکھوں سے بچانے کیلئے خُلقِ عظیم کا بے نظیر مظاہرہ فرمایا

ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ آپ کی اتباع کرے اور بنی نوع انسان کا حقیقی ہمدرد اور غمخوار بننے کی کوشش کرے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۹ ظہور ۱۳۴۸ھش ——— بمقام الامتیاز کراچی

مُرتّبہ :۔ مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔ اے

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی :۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۚ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ○

(الانعام ۶ : ۱۶۳ - ۱۶۴)

اس کے بعد فرمایا :۔

احباب جماعت کا یہ مشورہ تھا کہ آج احمدیہ ہال کی بجائے ایک جُمعہ کی نماز یہاں ہو جائے اور اسی طرح مختلف حلقوں کی مساجد میں الگ الگ جمعہ کی نماز پڑھ لی جائے۔ میں نے اس مشورہ کے پیشِ نظر اجازت دے دی۔ وَاللّٰہُ اَعلم بالصّواب۔ ضرورت سے زیادہ احتیاط تھی۔ یا احتیاط کا یہی تقاضا تھا۔ بہرحال وہ مضمون جو آج میں بیان کرنا چاہتا تھا یعنی چاند پر انسان کے اُترنے کے متعلق اس کو میں نے چھوڑ دیا ہے تاکہ اللہ تعالےٰ توفیق دے تو اس مضمون کو ساری جماعت کے سامنے بیان کر دوں اس لئے اس کی بجائے آج میں مختصراً

ایک اور ضروری امر

کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ مختصراً اس لئے کہ صبح جب میں اُٹھا تو میرے سر میں جگر کی خرابی کی وجہ سے چکر آ رہے تھے میں نے کروٹ لی تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ ساری دُنیا گھوم گئی ہے اب نسبتاً افاقہ ہے پھر بھی جھٹکے کے ساتھ یا رکوع سے اُٹھتے وقت چکر آنے کی تکلیف ہو جاتی ہے۔

چونکہ مجھے وہ مضمون چھوڑنا پڑا تھا اس لئے میں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ میری رہنمائی فرمائے اور کوئی دوسرا مضمون میرے دماغ میں آ جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری دُعا کے نتیجہ میں اپنے فضل سے میری زبان پر صبح ہی "وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ" کا فقرہ جاری کر دیا۔ میں نے اس سے پہلی آیت کو ملا کر اس کے معانی و مطالب پر غور کیا۔ دراصل ان دونوں آیتوں کے بڑے وسیع معانی ہیں لیکن اس وقت میں ان کے بہت سے معانی میں سے صرف ایک معنی بیان کرنے پر اکتفا کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دینا کہ اے رسول! آپ دُنیا کو اپنے قول اور فعل سے یہ بتا دیں کہ میری عبادت اور میری قربانی بھی۔ میرا جینا بھی اور میرا مرنا بھی سب اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے۔ اسمیں دراصل عبادت اور قُربانی کا تعلق بھی "مماتی" ہی سے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا سوال ہو یا اس کی راہ میں دوسری قربانیاں دینے کا سوال ہو۔ اس سے دعائیں کرنیکا سوال ہو یا اس کی تسبیح کرنے کا سوال ہو ان

سب عبادات اور قربانیوں میں

اللہ تعالیٰ کیلئے اپنے نفس پر ایک موت وارد کرنی پڑتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا بندہ جب اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے موت کو قبول کرتا ہے تو یہ موت اس کی دائمی فنا کا باعث نہیں بنتی بلکہ اس کی دائمی حیات کا باعث بن جاتی ہے اگر انسان اپنی اپنی استعداد کے مطابق اللہ تعالیٰ میں فنا ہو کر اس کی ہر صفت اور اسکی ہر صفت کے ہر جلوے کے سامنے اپنی گردن رکھ دے تو اُسے اپنے رب سے ہر پہلو اور ہر زاویہ سے ایک کامل اور مکمل حیات نصیب ہوتی ہے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چونکہ جسمانی۔ ذہنی۔ اخلاقی اور روحانی قوتیں اس رنگ میں کامل اور مکمل تھیں کہ کوئی انسان پہلوں اور پچھلوں میں سے انکا مقابلہ ہی نہیں کر سکتا کیونکہ آپؐ نے کمالِ فنا کے ذریعہ ایک کامل حیات پائی تھی۔ آپؐ نے اپنی اس حیات مقدسہ کو اپنی ذاتی اغراض کے حصول کا ذریعہ نہیں بنایا بلکہ آپؐ زندگی بھر توحید خالص کے قیام میں ہمہ تن کوشاں اور بنی نوع انسان کی خدمت میں ہمہ وقت مصروف رہے۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے اپنے نفس پر موت وارد کرنے سے ذات تو پہلے ہی فنا ہو چکی ہوتی ہے۔ اسلئے ذاتی اغراض کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ورنہ تو ہمارے اس بیان میں تضاد واقع ہو جائیگا۔

پھر "لَا شَرِیْکَ لَہٗ" میں بتایا کہ ایسا انسان شرک کی ہر راہ سے بچنے والا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات اور ان کے جلووں کا مظہر ہوتا ہے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کی صفات غیر محدود ہیں۔ اور ان سب کا اپنے علم میں احاطہ کر کے ان کا مظہر بننا انسان کے بس کی بات نہیں۔ تاہم انسانیت کے ساتھ جن صفات اور ان کے جلووں کا تعلق ہے ہر انسان بقدر استعداد اور کوشش ان کا مظہر بن سکتا ہے۔ اور ایسے انسان کی زندگی دراصل اللہ تعالیٰ کے جلال کی مظہر اور اسکی عظمت اور کبریائی کے قیام کا باعث ہوتی ہے۔ ایسی مُبارک زندگی میں سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مقدسہ اللہ تعالیٰ کی صفات کی مظہر اتم تھی۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کی عظمت اور کبریائی کو قائم کرنے میں دن رات ایک کر دیا اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کی ہر مخلوق خصوصاً بنی نوع انسان کو ہر قسم کے دُکھوں سے بچاتے اور ہر قسم کے سکھ پہنچانے میں اپنے خُلقِ عظیم کا بے نظیر مظاہرہ کیا۔

پس حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اللہ تعالیٰ کی صفات کا کامل مظہر تھا۔ آپ نے جس رنگ میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال اور اس کی کبریائی کو دُنیا میں ظاہر کیا اُس رنگ میں نہ کسی اور انسان نے ظاہر کیا اور نہ کر سکتا تھا کیونکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ" کا کمال مظاہرہ آپؐ ہی نے کیا۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا سب سے زیادہ علم آپؐ ہی کو تھا۔ کیونکہ جب تک الٰہی صفات کا علم نہ ہو اللہ تعالیٰ کی پیروی نہیں کی جاسکتی اور اس کی صفات کا مظہر نہیں بنا جاسکتا۔ اگر آپ قرآن کریم پر ایک سرسری نظر ڈالیں اور پہلے انبیاء علیہم السلام پر نازل ہونے والی کتب جس رنگ میں بھی وہ اس وقت موجود ہیں۔ گو پوری طرح اپنی اصلی شکل میں وہ نہیں ہیں لیکن پھر بھی نہیں کہہ سکتے کہ کوئی بھی نورانی جھلک اُن کے اندر نہیں پائی جاتی۔ بہر حال ان کتب سابقہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی اس تعلیم سے جو قرآن کریم پر مشتمل ہے مقابلہ و موازنہ کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے وہ جلوے اُن میں نظر نہیں آتے جو ہمیں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اور آپؐ پر نازل ہونے والی تعلیم میں نظر آتے ہیں۔ غرض کتب سابقہ نے اللہ تعالیٰ کی صفات اور ان کے جلووں کے متعلق جو تعلیم دی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم و معرفت پر مشتمل تعلیم کے مقابلے میں بڑی ناقص ہے اس لحاظ سے بھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بہت بلند ہے

پس حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ کہلوایا کہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی صفات کی معرفت کے نتیجہ میں ایک طرف عظمت و جلال الٰہی کو قائم کردوں اور دوسری طرف بنی نوع انسان کی خدمت کرتا رہوں۔ اس وقت دنیا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مقدسہ کے ہر دو پہلو والا کے مظاہرے اور ہر دو جلووں کی محتاج ہے۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کا تعلق ہے دنیا اس سے ناواقف اور ناآشنا ہے۔ اور وہ چیز جو اس الٰہی عظمت و جلال کے مقابلہ میں کروڑواں حصہ بھی نہیں ہے بسا اوقات انسان اپنا سر اس کے سامنے جھکا دیتا ہے حالانکہ ہر وہ سر جو خدا تعالیٰ کے آستانہ کے علاوہ کسی اور جگہ جھکتا ہے وہ ہمیں بتا رہا ہوتا ہے کہ دراصل دنیا کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی ضرورت ہے لیکن لوگ آپؐ کے مقام کو پہچانتے اور اپنی ضرورت کو سمجھتے نہیں۔

دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے اسلام میں انسان کے جو حقوق قائم کئے ہیں اُن سے بڑی بے اعتنائی برتی جارہی ہے انسانی حقوق ادا نہیں ہو رہے ہیں۔ دراصل

حقوق اور فرائض

پہلو بہ پہلو چلتے ہیں اگر ہر انسان اپنے فرض کو پورا کرے تو ہر دوسرے انسان کے حقوق ادا ہو جائیں گے۔ اسی لئے قرآن کریم نے حقوق اور فرائض کو متوازی رکھا ہے۔ ہر ایک کو فرمایا ہے کہ تم پر کچھ فرائض عائد ہوتے ہیں اور تم میں سے ہر ایک کے کچھ حقوق بھی قائم کئے گئے ہیں۔ جو تمہارا فرض ہے اس کو تم ادا کرو جو تمہارا حق ہے اس کے ملنے کے سامان پیدا ہو جائیں گے۔

غرض بنی نوع انسان کا خادم بننا اور بنی نوع انسان کا ہمدرد و غمخوار بننا ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ آج اسوقت اس کی ضرورت سب سے زیادہ ہمیں اسلئے محسوس ہو رہی ہے کہ ہمیں یہ نظر آرہا ہے کہ ساری دنیا میں اقتصادی لحاظ سے انسان پر مختلف دل دہلا دینے والے دباؤ پڑ رہے ہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ دباؤ کامیاب ہو گئے تو بنی نوع انسان میں وہ حصے بھی کہ جو اس وقت تک حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ جوڑے ہوئے ہیں اس رشتہ کو منقطع کرنے پر مجبور ہو جائیں گے اور آپؐ سے قطع تعلق کرکے اپنی دنیوی ضروریات اور مقاصد کے حصول کیلئے دوسرے مختلف ازمز (ازمز و نظریات) سے رشتہ جوڑیں گے حالانکہ یہ مختلف ازمز و نظریات صحیح معنی میں انسانی ضروریات اور مقاصد کو قطعاً پورا نہیں کرسکتے۔ ہمارے لئے اگرچہ ہر دوسری چیز برداشت کرنا سہل اور آسان ہے لیکن اس چیز کو ہم کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کرسکتے کہ آج وہ جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور خادم ہیں کل کو آپؐ سے دور چلے جائیں اور کارل مارکس یا لینن یا سٹالن یا کسی اور انسان سے اپنا تعلق قائم کرلیں اور ان کے ذریعہ سے اپنی ضرورتیں پوری ہونے کی توقع رکھیں حالانکہ ان کے نظریات اور خیالات خود اپنی ذات میں سراسر مبہم اور گمراہ کن ہیں۔ یہ چند نعرے ہیں جن کی تعیین نعرے لگانے والوں یا نعرے لگوانے والوں کے دماغ میں بھی نہیں ہے۔ غیر معین چیز ویسے بھی حاصل نہیں کی جاسکتی۔ اسلئے کسی مقصد کے حصول کے لئے یہ ایک نہایت اہم اور ضروری بات ہے کہ وہ معین اور واضح طور پر ہمارے سامنے ہو اگر وہ معین اور واضح طور پر ہمارے سامنے نہیں تو اس کا حصول پہلے ہی دن سے ناممکن ہو جائیگا۔ قرآن کریم نے ہر مقصد کو کمال وضاحت کیساتھ بیان کیا ہے۔ کیونکہ یہ کتاب مبین ہے اور نہ قرآن کریم نازل کرنیوالے نے ایسا سامان پیدا کیا ہے کہ ہر زمانہ میں قرآن کریم کی تعلیم کے وہ حصے جو کتاب مکنون میں ہوتے ہیں۔ وہ ظاہر ہوتے رہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ کے نیک اور مقرب بندے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ ضروریات وقت کو پورا کرنے والے نئے سے نئے علوم کو دنیا کے سامنے لاتے ہیں۔

بہر حال "قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" کے مطابق حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اسوہ حسنہ ہمارے سامنے پیش کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ پر ایمان لانے کے بعد اس اسوہ پر عمل کرنا ہمارے لئے بدرجہ اولیٰ ضروری ہے یعنی ایک طرف ہم

توحید خالص پر قائم ہوں

اور اللہ تعالیٰ کے سوا ہمارا کسی اور سے نہ کوئی رشتہ باقی رہے۔ نہ کسی اور سے کوئی محبت باقی رہے۔ نہ کسی اور سے کوئی تعلق باقی رہے۔ صرف اللہ تعالیٰ پر ہمارا توکل ہو۔ دنیا کے جتنے رشتے ہیں دنیا کے جتنے تعلقات ہیں وہ خدا میں ہو کر اس کی رضا کے لئے اور اس کی ہدایت کے مطابق ہوں۔ یہ دنیا اگرچہ تعلقات پر قائم ہے لیکن جب خدا تعالیٰ کہے کہ ان رشتوں کو سمجھو تو اسی وقت ہم ان رشتوں کو رشتہ سمجھیں۔ جب خدا تعالیٰ کہے کہ ان تعلقات کو قائم کرو تو اس وقت ہم ان تعلقات کو قائم کرنیوالے ہوں۔ ہم خدا تعالیٰ کے حکم اور ہدایت کے مطابق بنی نوع انسان کی اس رنگ میں خدمت کرنیوالے ہوں کہ اس کے بندے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کو سمجھنے لگیں اور دوسری طرف اس کے بندوں کی دنیوی یا نفسانی تکالیف کو دور کریں۔ جہاں تک نفسانی تکالیف کا تعلق ہے انسان کی ہر تکلیف اس کے نفس سے شروع ہوتی ہے "اذا مرضت فھو یشفین" (الشعراء ۲۶: ۸۱) والی حالت ہوتی ہے۔ ہر دکھ اپنے نفس کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور پھر جب خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو جائے تو اس وقت وہ مریض ٹھیک اور وہ دکھ دور ہو جاتا ہے۔

پس خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے بنی نوع انسان کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے اس وقت دنیا کا بہت بڑا حصہ پیار چاہتا ہے۔ دنیا کا بہت بڑا حصہ اپنی عزت نفس کا متلاشی ہے کیونکہ دنیا اسکو وہ عزت و احترام نہیں دے رہی جو اس کا حق تھا۔ دنیا کا بہت بڑا حصہ اپنے دکھوں کا مداوا چاہتا ہے اور دنیا کا بہت بڑا حصہ اس جستجو میں ہے کہ اس کی زندگی کس طرح سکون اور آرام سے گذرے اب دنیا کو یہ پیار و محبت یہ عزت و احترام۔ یہ دکھ درد کا مداوا اور یہ سکون اور آرام کی زندگی صرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی میں ہم پہنچائی جاسکتی ہے دنیا والے اس سکون اور آرام کو صرف اس وقت حاصل کرسکتے ہیں جب وہ اپنے

نفسوں پر ایک فنا طاری کر کے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات میں محو ہو جائیں اور پھر خدا تعالیٰ سے ایک نئی زندگی پائیں جو دراصل سکون اور آرام کی زندگی ہوتی ہے۔ بشاشت اور خوشحالی کی زندگی ہوتی ہے لیکن ان لوگوں تک یہ پیغام پہنچانا، انہیں یہ راہیں بتانا اب آپ کا فرض ہے جسے آپ زبانی تبلیغ اور عملی نمونے سے مؤثر رنگ میں نباہ سکتے ہیں اور ان پر یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ تمہاری بھلائی اور بہتری، تمہاری خوشحالی اور فارغ البالی تمہارے حقوق کا کماحقہ حصول صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ تم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آجاؤ۔ قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر رکھ لو وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ میں اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا ہے جس کی حقیقی تفسیر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ میں ہمارے سامنے ہے پس اس اسوۂ حسنہ کی پیروی کا میں قرآن کریم کی روشنی کو دنیا میں پھیلانا ہمارا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اس فرض کو کماحقہ ادا کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ترلوبے" (ماریشس) میں ایک اور مسجد کی تعمیر

مسجد کی چھت ڈالنے کیلئے وقار عمل۔ روحِ قربانی کا عظیم نظارہ

(مکرم مولوی صدیق احمد صاحب منور مبلغ ماریشس)

جماعت احمدیہ کا نصب العین غلبہ اسلام ہے یہ کام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے وابستہ ہے۔ اس منزل پر پہنچنے کے لئے اور دینِ حق کو تمام مذاہب پر غالب کرنے کے لئے جماعت کا ہر فرد نہایت خلوص کے ساتھ ہر قسم کی قربانیاں کر رہا ہے مردوں کے شانہ بشانہ احمدی مستورات بھی اس قابل ستائش روح سے سرشار ہیں۔

خلیفۂ حق کی اقتداء میں یہ روحانی قافلہ ایسی بے نظیر قربانیاں پیش کر رہا ہے کہ روئے زمین پر اس کی مثال ملنی مشکل ہے مشکل سے مشکل حالات بھی انہیں قربانی کرنے سے نہیں روک سکتے۔ ایسا کیوں نہ ہو کہ خدا کے مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے دلوں میں لذت ایمان پیدا کر دی ہے اور اس ایمانی حالت کے نتیجہ میں وہ ایثار کو غذائے حیات تصور کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں مختلف ممالک میں تبلیغی مشن قائم کئے۔ آپ نے مساجد کی تعمیر پر بھی خاص زور دیا۔ چنانچہ اس وقت بیرونی ممالک میں کثیر تعداد میں مساجد کی تعمیر ہو چکی ہے جہاں سے توحید کی صدا بلند ہو رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ماریشس بھی پوری ہمت کے ساتھ تبلیغ اسلام کا کام کر رہی ہے اور دیگر جماعتوں کی طرح اس کی روحِ قربانی بھی قابلِ رشک ہے مستقل ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ جماعت کے ہنگامی پروگرام افرادِ جماعت میں بیداری اور تازگی کی روح پیدا کرتے رہتے ہیں۔

اسی سال کے شروع میں ہم نے مسجد ترلوبے (جس کی بنیاد کافی عرصہ سے رکھی گئی تھی) کی تکمیل کا پروگرام بنایا تاکہ اس علاقہ میں جماعت کی ترقی کے راستے کھلیں۔ مسجد کی تعمیر کے ساتھ ایک مشن ہاؤس بنانے کا بھی پروگرام ہے۔

جماعت کے جملہ ممبران کو مسجد فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی تحریک کی گئی مردوں کے پہلو بہ پہلو احمدی مستورات نے بھی دل کھول کر اس فنڈ میں حصہ لیا۔ بعض غیر از جماعت دوستوں نے بھی اس سلسلہ میں ہمارے ساتھ تعاون کیا چنانچہ ایک معقول رقم جمع ہونے پر مسجد کا کام شروع کر دیا گیا۔

ترلوبے ہماری مرکزی مسجد روز ہل سے دو میل دور ہے اس جماعت کے خدام کئی روز تک رضاکارانہ طور پر کام کرتے رہے۔ وقتاً فوقتاً روز ہل سے بھی خدام کو بھیجا جاتا رہا۔ ۲ مئی کا دن چھت کی تعمیر کے لئے مقرر تھا۔ اس عظیم الشان وقار عمل کے لئے مختلف مواقع پر جماعت میں اعلان کیا گیا۔ چنانچہ ۱۴ دوستوں نے رضاکارانہ طور پر اپنی کاریں پیش کیں۔ مقررہ تاریخ کو صبح ۷ بجے احباب جماعت مشن ہاؤس میں جمع ہونے شروع ہو گئے مکرمی مشنری انچارج صاحب نے احباب کو گروپوں کی شکل میں بھیجنا شروع کیا۔ خاکسار پہلے گروپ کے ساتھ ترلوبے پہنچ گیا تاکہ کام اولین وقت میں شروع کیا جا سکے۔ پرائیویٹ کاروں کے علاوہ بعض افراد بسوں کے ذریعہ پہنچ گئے۔ یوں تمام جماعتوں کے نمائندے اس کارِ خیر میں شامل ہونے کیلئے بڑے ذوق شوق سے ترلوبے پہنچ گئے۔

اجتماعی دعا کے بعد احباب جماعت نے اپنی سابقہ روایات کو سامنے رکھ کر غیر معمولی جذبہ اور تندھی سے کام شروع کر دیا۔ خدام مفوضہ ڈیوٹیوں پر کھڑے ہو گئے اور کام نہایت تیزی کے ساتھ شروع ہو گیا۔ ہمارے پاس دو Concrete ملانے والی مشینیں تھیں جن کی وجہ سے بجری سیمنٹ اور ریت ملانے میں کافی آسانی تھی۔ کام کی سرعت اور نوجوانوں کے جذبہ کو دیکھ کر یوں معلوم ہوتا تھا کہ آج انسان اور مشین کا مقابلہ ہے۔ کیا جوان اور کیا بچے اور بوڑھے سبھی ایک خاص ولولہ سے کام کرتے نظر آرہے تھے ہر ایک جذبۂ اخلاص سے سرشار تھا۔

ہمارے ایک بزرگ (مجلس انصار اللہ کے ممبر) اس طرح ہمت سے کام کر رہے تھے کہ کئی خدام نے ان سے کدال مانگی مگر وہ انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ نوجوانوں کا میرے بارہ میں غلط تاثر ہے کہ میرا کام سست ہے خاکسار نے قریب جا کر ان کے کام کا جائزہ لیا تو واقعی ان کا کام قابل ستائش تھا۔ میں نے احتراماً عرض کیا کہ اب آپ آرام فرمائیں تاکہ خدام کو بھی یہ کام کرنے کا موقع ملے۔ وقار عمل میں اطفال الاحمدیہ نے بھی شرکت کی ۲۳

۲۳ دوپہر کے کھانے کا وہیں انتظام تھا جو انصار اللہ نے کئی گھنٹے کی محنت سے تیار کیا۔ احباب گروپوں کی شکل میں کھانا کھاتے رہے اور کام بھی بدستور جاری رہا۔ اس علاقہ کے بعض ہندوؤں اور مسلمانوں نے بھی ہمارے ساتھ تعاون کیا۔ احمدی احباب کی روحِ وقار عمل نے انہیں بھی ہمارے ساتھ خوشی کے ساتھ کام کرنے پر مجبور کر دیا۔ کام کے دوران بہت سے فوٹو بھی لئے گئے۔ مسجد کی چھت پر لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ وقار عمل کا یہ بے مثال نظارہ ہر راہ گذر کی نظروں کو کھینچنے والا تھا اور جب ان کو معلوم ہوتا تھا کہ یہ سارا کام رضاکارانہ طور پر ہو رہا ہے اور جماعت کے ہر طبقہ کے لوگ مزدوروں کی طرح کام کر رہے ہیں تو لوگ تعریف کرنے پر مجبور ہو جاتے تھے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

ایک تجربہ کار دوست کا اندازہ تھا کہ یہ کام رات ۸ بجے سے پہلے مکمل نہیں ہو سکتا مگر لطف کی بات یہ ہے کہ یہ عظیم الشان کام ٹھیک ۳½ بجے شام ختم ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام کرنے والوں کی تعداد ایک سو پچاس افراد تھی۔ اس علاقہ کے لوگوں پر اس اجتماعی روح کو دیکھ کر بہت اثر ہوا اور انہوں نے اس جذبہ عمل کو سراہا۔

آخر میں محترم قریشی محمد اسلم صاحب مشنری انچارج نے ایک مختصر تقریر کی جس میں آپ نے مسجد کی تعمیر کی اہمیت اور بالخصوص اس کو آباد رکھنے کی ذمہ داری پر روشنی ڈالی اور احباب سے درخواست دعا کی کہ ہر ممبر کا یہ فرض ہے کہ اس علاقہ میں احمدیت کے فروغ کے لئے دعائیں کرے تاکہ بھولا ہوا انسان دوبارہ اپنے خالق حقیقی کو پہچان لے۔

بعد ازیں آپ نے تہہ دل سے جملہ احباب کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے نہایت خلوص محنت اور جذبہ سے کام کیا اور قابل تعریف تعاون سے جماعتی کام کو پورا کیا۔

اس کے بعد دعا ہوئی اور اسلام و خلافتِ احمدیت کے نعروں کے ساتھ یہ مبارک اور روحانی اجتماع برخواست ہوا۔

بالآخر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ جماعت ماریشس کی غیر معمولی ترقی کے لئے دعا فرماویں تا جملہ پروگرام احسن رنگ میں پورے ہوں۔ آمین۔

ناظمینِ اطفال توجہ فرمائیں

ہر مجلس اطفال الاحمدیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی کارگذاری کی رپورٹ باقاعدگی سے مرکز میں ارسال کرے۔ قائدین مجالس اور ناظمینِ اطفال اس بات کی پابندی فرمائیں کہ ان کی مجلس کی طرف سے اطفال الاحمدیہ کی رپورٹ باقاعدہ آتی رہے۔

مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ماہ احسان/جون کا چندہ جلد مرکز کو بھجوائیں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قرارداد تعزیت

یہ خبر نہایت رنج والم سے سنی گئی کہ ہمارے ہم مکتب اور عزیز بھائی محترم میزالاسلام صاحب یوسف کے والد محترم رادن یوسف صاحب احمدی ایک ماہ تک ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد ۶۱ برس کی عمر میں ۱۴ر جون کو دل کی بیماری کے حملہ سے انتقال کر گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

العین تدمع والقلب یحزن ونحن بفراقہ لمحزونون۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا ؎ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحوم انڈونیشیا کی سرزمین میں قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی کے ابتدائی ایام خلافت میں حضرت مولانا رحمت علی صاحب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ احمدیت کی غلامی میں شامل ہوئے اور پھر اخلاص وفدائیت میں بڑھتے ہی چلے گئے آپ انڈونیشیا کی جماعت کے ایک فعال رکن اور نامور خادم تھے آپ کی زندگی کا ہر لمحہ سلسلہ کی خدمات میں صرف ہوا۔

چہ خوش رسمے بنا کردند بخاک وخون غلطیدن ؎ خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

آپ کی انتھک تبلیغی مساعی سے اس خطۂ ارض کے کئی مقامات پر جماعت ہائے احمدیہ کا قیام ہوا۔ آپ ایک تہجد گذار اور متدین انسان تھے آپ نے بیوہ کے علاوہ دو فرزند اور دو بیٹیاں اپنے بعد اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی آغوشِ رحمت میں لے لے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے اور مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور آپ کی وفات سے انڈونیشیا کی جماعت میں جو خلا پیدا ہو گیا ہے اس کو جلد بہترین خدام سلسلہ سے پُر کرے اور آپ کے فرزند عزیز محترم میزالاسلام صاحب یوسف کو زیورِ علم وعمل سے آراستہ کرکے سلسلہ احمدیہ کا بہترین سپاہی بنائے۔ آمین۔

ہم مرحوم کی وفات پر آپ کے پسماندگان سے سخت رنج والم اور گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

(ہم ہیں طلبہ ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ)

ہوالشافی

ایک نسخہ

قیل اگر ہوں عام دوائیں ؎ اللہ شافی کیور آزمائیں

پرانی۔ لاعلاج بیماریوں کے لئے کیوریٹو سسٹم (جدید ہومیوپیتھی) کی اونچی طاقت کی چار خوراکی کیورز (CURES) مثلاً بواسیر کے لئے پائلز کیور۔ جوڑوں اور اعصاب کے دردوں کے لئے پینز کیور اور دمہ کے لئے استھما کیور ملک کے کونے کونے میں مشہور ومقبول ہیں کسی بھی مرض کا نام لکھ کر اس کی کیور (شفا بخش دوا) دس روپیہ میں طلب فرمائیں۔ دو آزمائشی کیپسول صرف ۰۰۔۳ روپیہ میں خرچ ڈاک وپیکنگ ۵۰۔۱ روپیہ۔

نوٹ:۔ اگر قریبی دوا فروش سے نہ ملیں تو کسی کیوریٹو سنٹر سے طلب کریں۔

کیوریٹو سنٹرز

کراچی۔ خواجہ سٹورز بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر۔ — جیکب آباد۔ پاکستان میڈیکل اینڈ جنرل سٹورز شاہی بازار

حیدرآباد۔ ہانگ کانگ میڈیکل سٹور لاجپت روڈ۔ — بہاول پور۔ بخاری میڈیکل سٹور شاہی بازار

ملتان۔ رحمن میڈیکوز لوہاری گیٹ۔ — لائل پور۔ کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار

سرگودھا۔ امپیریل میڈیسن سٹور کچہری بازار۔ — جہلم۔ شاہد میڈیکل ہال شاندار چوک۔

راولپنڈی۔ لطیف اینڈ سنز لوہڑ بازار۔ — مردان۔ نعیم میڈیکل سٹور

کوہاٹ۔ رنگش میڈیکوز مین بازار۔ — ڈیرہ اسماعیل خان۔ امان میڈیکل ہال توپانوالہ بازار

پشاور۔ ڈرگ سنٹر خیبر بازار۔ — حاصل پور۔ اکرم میڈیکل سٹور

موجد:۔ ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر۔ ایم پی، ایم اے، ایل ایل بی۔

تیار کنندگان:۔ کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور۔

تقسیم کنندگان:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار ربوہ۔

انصاراللہ توجہ فرمائیں

دوڑنے کا وقت آگیا ہے

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

(۱)۔ "چلنے کا وقت نہیں رہا اب دوڑنے کا وقت آگیا ہے"

(۲)۔ "اب وقت آگیا ہے کہ ہم انتہائی قربانیاں اس (خدا تعالیٰ) کے حضور پیش کر دیں تا کہ وہ انتہائی فضلوں کی بارش ہم پر کرے اور ہمیں اپنا مقصود اور ہمیں اپنا مدعا حاصل ہو جائے ۔۔۔۔ ہر طرف اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کا جلوہ ہمیں نظر آئے"

خدا تعالیٰ نے صدیوں بعد اسلام کو اکناف عالم میں پھیلانے کا کام جماعت احمدیہ کے سپرد فرمایا ہے۔ اس عظیم الشان کام کے لئے ہمارے انصاراللہ بھائیوں کو چاہیئے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ بالا ارشادات کے پیش نظر اپنی قربانیوں کو انتہائی مقام تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

قائد تحریک جدید مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ

ضرورت ہے

(۱) نصرت گرلز ہائی سکول کے لئے ایک ٹرینڈ محنتی مالی کی ضرورت ہے تنخواہ حسب قابلیت رہائش کے لئے کمرہ۔ ان ٹرینڈ بھی درخواست دے سکتے ہیں۔

(۲) ایک چوکیدار کی۔ تنخواہ ۸۵-۲/۵-۷۰/۱-۶۰ رہائش کے لئے کمرہ سکول کے احاطہ میں۔ درخواستیں امیر مقامی کی سفارش کے ساتھ ۲۵ر جولائی تک بنام مینیجر صاحب نصرت گرلز ہائی سکول پہنچ جانی چاہئیں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیلام عام محصول چونگی

ٹاؤن کمیٹی لالیاں

ٹاؤن کمیٹی لالیاں اپنی محصول چونگی کی آمدنی برائے سال ۷۲-۱۹۷۱ء مورخہ ۱۷ر۷-۱۹ بوقت ۵ بجے شام بمقام ٹاؤن ہال لالیاں میں ٹھیکہ پر نیلام کر رہی ہے۔ نیلام ہذا میں حصہ لینے کے خواہش مند حضرات سے گذارش ہے کہ مقررہ تاریخ اور وقت پر پہنچ کر بولی دے کر فائدہ اٹھائیں۔ شرائط نیلام دفتری اوقات میں دفتر بلدیہ سے ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

چوہدری بشیر حسین طاہر (پی۔ سی۔ ایس)
ایڈمنسٹریٹر ٹاؤن کمیٹی لالیاں

مجالس انصاراللہ کیلئے ایک ضروری اعلان

مکرم چوہدری ثناءاللہ صاحب جو مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے انسپکٹر تھے کو ملازمت سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ تمام مجالس مطلع رہیں اور ان سے انصاراللہ کے سلسلہ میں کوئی لین دین نہ کریں۔

قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ

ایک روزہ پٹھیاں چوزے
بیورز کی خوراک۔ ٹیکے
ملنے کا پتہ
خلیل پولٹری فارم ربوہ
ریٹ
ایک روزہ پٹھیاں ۲/۹۰ چکنز ۲/۳۰۰ روپے سینکڑہ ۴ فیصد زائد
۱۰۰ یا زائد خریدار کو ۱۰ فی صد زائد ایک روزہ مرغ
۵/۰۰ روپے سینکڑہ (مینیجر)

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے
چائنہ ڈینٹل سروس پانی والا تالاب نزد رنگ محل لاہور

لاہور کے احباب قاعدہ یسرنا القرآن نفیس بکڈپو (بالمقابل لبرٹی سینما) ملتان روڈ سے بھی حاصل کر سکتے ہیں مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیں

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ **تحریک جدید ربوہ** — آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں — سالانہ چندہ صرف ۲/- روپے (مینیجر)

مرض اٹھرا کا شافی علاج

حبوب مفید اٹھرا

قیمت چھ صد گولی ۲۰ روپے

ناصر دواخانہ ربوہ۔ فون ۳۴۔ گول کچہری بازار لائل پور فون ۲۰۵۲

ON GREAT DEMAND OF TOYOTA OWNERS

TOYOTA

REPAIRS

Also started, by the most reputed Auto Engineers

MINI MOTORS

54-B, GULBERG II, LAHORE
PHONE : 81442

NOTE :- A SEPARATE SECTION FOR TOYOTA REPAIRS, WITH TOYOTA EXPERTS AND UP-TO-DATE TOOLS AVAILABLE

Sunday Open, Friday Closed

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت ہے

ربوہ کے ایک معزز گھرانہ میں ایک باورچی کی ضرورت ہے جو ہر قسم کا کھانا پکانا جانتا ہو نیز ایک گھریلو خادمہ کی بھی ضرورت ہے جو بچوں کی نگہداشت اچھی طرح کر سکتی ہو باقی معاملات بالمشافہ گفتگو سے طے کئے جا سکتے ہیں۔

ن معرفت مینیجر الفضل ربوہ

فوری ضرورت

ہمیں اپنی دکان جنیکو ڈرائی کلینرز نواں شہر ملتان کے لئے ایک چوکیدار درکار ہے عمر تقریباً ۳۰ سے ۴۵ سال تک کی اردو لکھ پڑھ سکتا ہو جو دوست خواہشمند ہوں وہ اپنے مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق سمیت تشریف لائیں۔ رہائش اور کھانے کا انتظام ہمارے ذمہ ہوگا۔ تنخواہ معقول دی جائے گی

چوہدری رشید احمد جنیکو ڈرائی کلینرز نواں شہر ملتان

انعامی بانڈ..... کہ تمنّا کہیں جسے!

عمدہ مکان، اعلیٰ تعلیم، شادی... زندگی کی ہر تمنا ایک انعامی بانڈ سے پوری ہو سکتی ہے۔ انعامی بانڈ کے ذریعہ لاکھوں خوش نصیب لوگوں کو اب تک کروڑوں روپے کے انعامات مل چکے ہیں۔ ہو سکتا ہے اس مرتبہ آپ کا بھی کوئی انعام نکل آئے۔ ہر قرعہ اندازی میں دس روپے والے انعامی بانڈ پر پانچ ہزار سے زائد اور پانچ روپے والے انعامی بانڈ پر دو ہزار سے زائد انعامات دیئے جاتے ہیں۔

بچت کی بچت — انعام کا انعام

انعامی بانڈ خریدیے

جاری کردہ: سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا

مکمل کورس گیارہ تولے ۲۲ روپے

فی تولہ دو روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

فون نمبر ۲۴۸۳ گوجرانوالہ

بالمقابل ایوان محمود ربوہ

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس ۱۵/- روپے | **نور منظر** — اولاد نرینہ کے لئے — کورس ۲۵ روپے | **خورشید یونانی دواخانہ** رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون نمبر ۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

از ۴ر تا ۱۰ر وفا ۱۳۵۰ ہش (۴ر تا ۱۰ر جولائی ۱۹۷۱ء)

(۱) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۵ر وفا کی شب کو ½۸ بجے بذریعہ کار گھوڑا گلی (مری ہلز) سے بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضور ایدہ اللہ بھی حضور کے ہمراہ واپس تشریف لائی ہیں۔ ان کے علاوہ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ محترمہ حضور کے چھوٹے صاحبزادے عزیز مرزا لقمان احمد صاحب اور حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق اور دیگر اراکین قافلہ بھی بخیریت ربوہ پہنچ گئے۔ حضور نے امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور دیگر احباب کو جو حضور کے استقبال کے لئے جمع تھے شرف مصافحہ بخشا۔

لمبے سفر کی وجہ سے حضور کو کچھ کوفت محسوس ہوتی رہی۔ ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

(۲) ۵ر وفا صبح ساڑھے سات بجے مسجد مبارک ربوہ میں نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) کے زیر اہتمام فضل عمر درس القرآن کلاس شروع ہو گئی۔ پروگرام کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا افتتاح فرمانا تھا لیکن حضور چونکہ گھوڑا گلی (مری ہلز) سے ابھی واپس تشریف نہیں لائے تھے اس لئے اس کا افتتاح محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے مختصر تقریر اور اجتماعی دعا کے ساتھ فرمایا۔ آپ کی تقریر سے قبل مکرم مولوی محمد جلال صاحب شمس نے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی جس کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں تعلیم القرآن کی اہمیت بیان فرمائی اور جن اہم مقاصد کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اس کلاس کا اجراء فرمایا انہیں واضح فرمایا۔ اجتماعی دعا کروانے کے بعد آپ نے قرآن کریم کے بیسویں پارے کے پہلے رکوع کا درس دے کر پروگرام کا آغاز فرمایا۔

اس کلاس میں ملک کے طول و عرض سے کثرت کے ساتھ طلباء و طالبات شامل ہو رہے ہیں پہلے دن ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے طلباء کی تعداد ۲۹۶ اور طالبات کی تعداد ۲۳۶ تک پہنچ چکی تھی۔ اور ۷ر وفا کو کلاس میں شامل ہونے والی طالبات کی تعداد ۴۹۸ اور طلباء کی تعداد ۳۷۲ تھی ابھی اس میں مزید اضافہ کی توقع ہے۔

(۳) حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(۴) محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کے متعلق راولپنڈی سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جو مختلف ٹیسٹ لئے گئے تھے ان میں بظاہر کچھ نہیں پایا گیا۔ ڈاکٹروں نے ہسپتال سے گھر جانے کی اجازت دے دی ہے مگر یہ ہدایت کی ہے کہ ایک ماہ تک راولپنڈی میں ہی مقیم رہیں تاکہ موجودہ علاج اور نگرانی جاری رہے۔ ویسے طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(۵) سیرالیون سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہمارے تیسرے ڈاکٹر مکرم سردار محمد حسن صاحب بھی مع اہل و عیال بفضل خدا ۲۸ ۶/۷ کو بخیریت منزل مقصود پر پہنچ گئے ہیں۔ الحمدللہ۔
احباب دعا فرمائیں کہ انہیں ارض بلال کے باشندوں کی کما حقہ خدمت کرنے کی توفیق ملے اور ساتھ ہی وہ اپنے ملک پاکستان کے نام کو بھی بلند کرنے والے بنیں۔ آمین

(۶) محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے...... البتہ کمزوری خاصی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

(۷) افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم شیخ ارشد علی صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ بعارضہ قلب کچھ دن سول ہسپتال سیالکوٹ میں زیر علاج رہنے کے بعد ۱۷ ۶/۷ بوقت ۳ بجے صبح وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ موصی تھے۔ جنازہ سیالکوٹ سے ربوہ لایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ نماز فجر کے بعد ۱۸ ۶/۷ کو مسجد مبارک ربوہ میں ادا فرمائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی ربوہ میں مدفون ہوئے۔

احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(۸) محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض اہم کام تفویض کرنے ہیں اس لئے حضور نے قیادت عمومی سے ان کا تبادلہ فرما دیا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر انصاراللہ مرکزیہ نے حضور کی منظوری سے انکی جگہ مکرم نسیم سیفی صاحب کو قائد عمومی مقرر فرمایا ہے۔

علوم جدیدہ کے زہر کا کارگر تریاق (بقیہ صفحہ ۲)

اپنے اندر الٰہی نور پیدا کرنے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہو سکیں اور اس طرح خدا تعالیٰ کے ساتھ ان کا بھی براہ راست زندہ اور حقیقی تعلق قائم ہو جائے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ اور حقیقی تعلق قائم کئے بغیر وہ حقیقی علم سے کبھی بہرہ ور نہیں ہو سکتے کیونکہ صرف اور صرف اُسی کی ذات سرچشمہ علوم ہے خدا تعالیٰ کے ساتھ حقیقی تعلق قائم ہونے کا سب سے اہم اور بنیادی فائدہ یہ ہوگا کہ نہ صرف یہ کہ انسان علوم جدیدہ کے زہر سے محفوظ و مامون رہے گا بلکہ ان علوم کی غلطیاں ظاہر کر کے انہیں دین کے تابع کرنے اور انہیں خادم دین بنانے کی زبردست اہلیت اس میں پیدا ہو جائے گی۔ جب تک یہ اہلیت ایک مسلمان میں پیدا نہ ہو اُس کا علوم جدیدہ میں دسترس حاصل کرنا بے فائدہ اور بے مقصد ہے۔

ہمیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باجود کی عدیم النظیر برکات اور حضور کے احسانات کے طفیل مرکز سلسلہ کے تعلیمی اداروں میں دینی علوم کے ساتھ ساتھ صحیح خطوط اور صحیح طریق پر علوم جدیدہ میں بھی دسترس حاصل کرنے کے انمول مواقع حاصل ہیں اور پھر حضور علیہ السلام کے بعد قائم ہونے والی خلافت کے آسمانی نظام کی برکت کے طفیل اہل دل، آسمانی عقل اپنے اندر رکھنے والے مردان خدا کی تریاقی صحبت سے بھی فیض یاب ہونے کے انمول مواقع مسلسل ہر زمانہ میں بے حساب میسر آتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ وہ خصوصی امتیاز ہے جو آج دنیا بھر میں صرف اور صرف ہمیں ہی حاصل ہے۔

ہمارا یہ نہایت ہی اہم اور بنیادی فرض ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ان انعاموں کی دل سے قدر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق (جسے سابقہ شماروں میں بالوضاحت بیان کیا جا چکا ہے) علوم جدیدہ حاصل کریں اور بڑی جدوجہد کے ساتھ حاصل کریں اور پھر انہیں دین کا خادم بنا کر اسلام کی صداقت کو نئے نئے رنگ میں دنیا پر آشکار کرنے کے قابل ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین

ماہنامہ تحریک جدید

اگر آپ ماہنامہ تحریک جدید کے خریدار ہیں تو ہماری یہ خواہش ہے (جیسا کہ آپ کی بھی یقیناً خواہش ہوگی) کہ پرچہ کا ہر سال کا فائل آپ کے پاس مکمل صورت میں موجود ہو۔ اور کوئی پرچہ بھی کم نہ ہو۔ یہ صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ اگر آپ کو کسی ماہ پرچہ نہ ملے تو آپ فوراً ہمیں تحریر فرمائیں تاکہ آپ کو دوبارہ … ارسال کیا جائے۔ اگر آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے تو آپ اپنی جماعت کے محصل صاحب یا سیکرٹری صاحب مال کے … لئے دو روپے جمع کروا کر ہمیں اطلاع دیں تاکہ آپ کا پرچہ جاری رکھا جا سکے۔ بعض دو… دی ہیں کہ غیر از جماعت دوستوں اور لائبریریوں کو پرچہ اعزازی طور پر ارسال کیا جا… [illegible] …وں کو پرچہ ارسال کرنے کے لئے حسب توفیق کچھ رقم ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ماہنامہ تحریک جدید تحریری اور تصویری طور پر ایک اچھا تحفہ ہے آپ سال بھر کا پرچہ کسی دوست کو بطور تحفہ دے سکتے ہیں۔

پرچہ کی سالانہ قیمت صرف دو روپے ہے۔

مینیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید (ربوہ)

6366